خلافتِ

فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًاؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـاؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(۵۵)(پ 18، النور:55)

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو خلافت دی ہے اور ضرور ضرور اِن کے لیے اِن کے اُس دین کو جمادے گا جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

تفسیر: علامہ علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاءراشدین رضی اللہ تعالی عنھم کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانے میں عظیم فتوحات ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ بادشاہوں کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن، قوت و شوکت اور دین کا غلبہ حاصل ہوا۔

(صراط الجنان، ج6، ص660)

احادیث طیبہ

میرے بعد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا۔"

(ترمذی، کتاب المناقب)

ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی:"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مالی صدقات کس کی بارگاہ میں پیش کروں؟ فرمایا: مجھے دیا کرو، اس نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد؟ فرمایا: ابو بکر صدیق کو، اس نے عرض کی ان کے وصال ظاہری کے بعد؟ فرمایا: عمر فاروق اعظم کو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"میرے بعد یہی خلفاء ہوں گے۔"

(تاریخ ابن عساکر)

اجماع صحابہ

شارح مسلم علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس عہد نامے کا نفاذ فرمایا تھا اس پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان متفق تھے۔

(شرح صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، الاستخلاف وترکہ)

خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اللہ پاک مجھے اس بات کی ہمت نہ دے کہ میں اپنے آپ کو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگہ بیٹھنے کے قابل سمجھوں۔" پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک درجہ نیچے تشریف لائے، اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی اور ارشاد فرمایا:

- قرآن پڑھتے رہو تمھیں اس کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔
- اور قرآن پر عمل کرتے رہو اہل قرآن بن جاؤ گے۔
- اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو قبل اس سے کہ تمہارت اعمال کا محاسبہ کیا جائے۔
- اور قیامت کے اس دن کے لئے تیار رہو جس دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیے جاؤ گے اور تم میں سے کوئی بھی اس پر مخفی نہیں ہو گا۔
- کوئی بھی شخص اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت کر کے حقدار کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

(المجالسۃ وجواہر العلم)

مختلف عادات

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ نے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مختلف عادات کو یوں بیان فرمایا:

- آپ رضی اللہ نے کبھی بھی بلاوجہ نرمی و سختی نہ فرمائی بلکہ جہاں نرمی کرنی چاہیے تھی وہاں نرمی کی اور جہاں سختی کرنی چاہیے تھی وہاں سختی کی۔
- آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ پر گئے ہوئے مجاہدین کے اہل و عیال کے ساتھ ایسا محبت بھرا سلوک کیا گویا کہ آپ ان کے لئے خاندان کے سربراہ بن گئے۔

- آپ رضی اللہ عنہ مجاہدین کے دروازے پر جا کر ان کے گھر والوں سے کہا کرتے تمہیں کسی نے تکلیف تو نہیں دی؟ حاجت ہو تو بازار سے تمہیں کچھ خرید کر لا دوں؟ کیونکہ خرید و فروخت میں تمہیں کوئی دھوکہ دے یہ مجھے پسند نہیں۔
- جب لوگ پڑاؤ والی جگہ چھوڑ کر آگے نکلتے تو آپ رضی اللہ عنہ وہاں آکر دیکھتے، اگر کسی کی کوئی چیز گری ہوتی تو اسے اٹھا لیتے کسی کو چلنے میں دقت یا سواری کو تکلیف پہنچی ہوتی تو اسے دوسری سواری حاصل کرنے کے لئے کرایا مہیا کرتے اور لوگوں کے پیچھے سفر کیا کرتے۔
- اگر کسی کا سامان گر جاتا یا کسی کو چلنے میں پریشانی ہوتی تو اس کی مدد فرماتے، رات بھر چلنے میں جس کسی کا کچھ سامان گم ہو جاتا تو وہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کر لیتا تھا۔

(ریاض النضرہ)

خلافت فاروقی کے بنیادی اصول

1. اپنی اصلاح کی کوشش
2. تمام معاملات خود حل فرماتے
3. مشاورت
4. عدل و انصاف کا قیام اور ظلم کی روک تھام
5. جان و مال اور املاک کا تحفظ
6. مالی حقوق کی ادائیگی کا عہد
7. رعایا کے اصلاحی پہلو پر خصوصی توجہ
8. سخت دلی سے نفرت

9. سابقہ ادھورے کاموں کی تکمیل

10. صلاحیتوں کے مطابق ذمہ داریوں کی تقسیم

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب فی فضل العرب)

عہد فاروقی کا نظام عدلیہ

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے تین فرامین:

1. امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ رب قدیر عزوجل کی بارگاہ میں یوں دعا فرمایا کرتے تھے:" اے اللہ! جب دو شخص اپنا جھگڑا لے کر عدل و انصاف کے لیے میرے سامنے آئیں، اگر میں اس وقت حق سے عدول کرنے والے کی کچھ پرواہ کروں خواہ وہ میرا کوئی اپنا قریبی عزیز رشتہ دار ہو یا کوئی غیر ہو تو مجھے اس دنیا میں اتنی دیر بھی نہ رکھنا جتنی دیر آنکھ جھپکنے میں لگتی ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر)

2. ارشاد فرمایا: میں کتنا بُرا حاکم ہوں اگر میں خود تو اچھا کھاؤں اور اپنی رعایا کو روکھا سوکھا کھلاؤں۔

(طبقات کبری)

3. اگر دریائے فرات کے کنارے بکری کا ایک چھوٹا بچہ بھی (بھوک سے) مر جائے تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ پاک مجھ سے اس کے متعلق بھی باز پرس فرمائے گا۔

(صفۃ الصفوۃ)

جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو نظام عدلیہ کو مختلف صوبوں اور اضلاع میں تقسیم کر دیا گیا، گورنروں کے اختیارات کو وسعت دی گئی، انتظامیہ کی ساخت مضبوط ہو گئی پھر امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے عدلیہ اور انتظامیہ دونوں کو علیحدہ کر دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عدالتی ججوں کو شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند کیا تھا۔ چناچہ سیدنا قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مکتوب روانہ فرمایا جس کا مضمون کچھ یوں تھا:

- جس کا فیصلہ قرآن میں مل جائے تو قرآن ہی سے فیصلہ کرو اور احتیاط سے کام لو کہ لوگ کہیں تمھیں اس سے ہٹا نہ دیں۔
- قرآن میں نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یعنی احادیث سے اس کا فیصلہ کرو۔
- پھر لوگوں کے اجماع کے مطابق فیصلہ کرو۔
- پھر دو معاملوں میں سے جسے چاہے اختیار کر لو۔

پھر اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد کرنا چاہو اور اسے مقدم کرنا چاہو تو مقدم کر دو اور اگر اسے موخر کرنا چاہو تو موخر کر دو میں یہ سمجھتا ہوں کہ موخر کرنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

(ایضا)

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب حضرت سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا جس میں عدل و انصاف کے قیام کے عمومی اصولوں کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا، جس کا مضمون کچھ یوں ہے:

- لوگوں کے درمیان کسی معاملے میں فیصلہ کرنا ایک اہم و پختہ فرض اور قابل عمل طریقہ ہے۔
- پس اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسی واضح دلیل آجائے جس کے ذریعے فیصلہ کرنا ممکن ہو تو فی الفور اسے نافذ کر دو کہ عملی نفاذ کے بغیر فقط حق بات کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔
- اپنے چہرے، بیٹھنے کی جگہ اور اپنے فیصلے سے لوگوں کے مابین برابری قائم رکھو تاکہ کوئی کمزور شخص تمہارے عدل سے مایوس نہ ہو اور کوئی معزز شخصیت تمہارے ظلم کی طمع نہ کرے۔
- مسلمانوں کے درمیان وہ صلح کروانا جائز ہے جو شرعی ہو یعنی جس کے ذریعے نہ تو حرام کو حلال کرنا پایا جائے اور نہ ہی حلال کو حرام کرنا پایا جائے۔

(دار قطنی، کتاب فی الاقضیہ والاحکام)

❖ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قاضیوں کو مشکل معاملات میں مشورہ کرنے کا حکم دے رکھا تھا

- بغیر ثبوت کے کاروائی کرنے سے منع فرمایا تھا
- تحائف لینے سے روکا تھا
- فیصلہ کرنے میں رشوت لینے کی سختی سے ممانعت فرمائی
- مقدمے کی اجرت لینے سے باز رکھا
- معاملے کی مکمل تحقیق کرنے کا حکم جاری فرمایا
- فریقین کو صلح کے لئے چھوڑ دینے کی تلقین فرمائی
- مجرم کو سزا دینے سے پہلے صفائی کا موقع دیا جانے کا حکم صادر فرمایا
- فریقین کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھنے کی تاکید فرمائی
- کمزوروں کی ہمت افزائی کی ترغیب دی
- غیر شہری یا غیر ملکی کے ساتھ اچھا سلوک رکھنے کا مشورہ دیا
- قاضی کو وسعت قلبی اور تحمل مزاجی سے کام لینے کا ارشاد فرمایا
- غصہ اور بھوک پیاس میں فیصلہ نہ کرنے کا فرمان جاری فرمایا۔

(کتب شتی)

عہد فاروقی کا مشاورتی نظام

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ایک مجلس شوری بنائی تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ مختلف امور میں مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی مشاورت کا دائرہ کار بہت وسیع تھا اس لیے مجلس شوری کے تمام اراکین کی تعداد معلوم کرنا مشکل ہے البتہ اس شوری میں عثمان غنی، علی المرتضی، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابن عباس رضی اللہ عنھم اجمعین جیسے جلیل القدر صحابہ سر فہرست ہیں (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر)

عہد فاروقی میں مدینہ منورہ میں ہونے والے اکثر مشورے مسجد نبوی شریف میں ہوا کرتے تھے۔ جب کسی اہم معاملے میں مشورہ کرنا ہوتا تو پہلے ایک منادی یوں ندا کرتا: "الصلاۃ جامعۃ" جب لوگ جمع ہو جاتے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد نبوی آتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد مشورہ شروع کرتے۔

(تاریخ طبری)

اس مجلس شوری کے مشورے دو طرح کے ہوتے:

1. روز مرہ کے معمولی اور عمومی مشورے۔

ان مشوروں میں فقط شوری کے مشورے پر اکتفا کر کے نفاذ کر دیا جاتا۔

2. مخصوص اور اہم معاملات کے پیچیدہ اور مشکل مسائل۔

ان معاملات میں اولاً مجلس شوری پھر دیگر اکابرین و صائب الرائے حضرات سے مشورہ ہوتا اور پھر تمام عوامی نمائندوں کے سامنے اسے رکھا جاتا پھر متفقہ فیصلے پر عمل ہوتا۔

(ایضا)

عہد فاروقی میں محکمہ پولیس

عہد فاروقی میں بازاروں کے مختلف معاملات کو دیکھنے کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو تفتیشی افسر مقرر فرمایا تھا۔

(بخاری، کتاب المغازی)

آپ رضی اللہ عنہ نے جیل خانے بنائے جن میں مختلف جرائم پیشہ لوگوں کو قید کیا جاتا تھا اور یہ جیل خانے تادیبی کاروائی کے لئے استعمال ہوتے تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں فوج کی دو طرح تقسیم تھی۔

1. ہر وقت دشمن کے مقابل محاذ پر رہتی تھی۔
2. مدینہ منورہ میں ٹھری رہتی تھی ان کو ضرورت کے وقت طلب کیا جاتا تھا۔

ان تمام فوجیوں کی بھی دو قسمیں تھیں۔

1. عام فوجی
2. اہم ترین کمانڈر حضرات۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مشاورت کے بعد رجسٹر مرتب کرنے کا حکم دیا جس میں تمام حضرات کا ریکارڈر کھا گیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ)

مفتوحہ علاقوں میں فوج کا ایک مخصوص حصہ تعینات کر دیا جاتا تھا جو وہاں کے انتظامات سنبھالتا اور ان کے لئے چھاؤنیاں قائم فرمائیں اور ان کی رہائش کا انتظام فرمایا۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسلامی فوج میں کبھی کمی نہ آنے دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ جنگی تدابیر کے ماہرین کو ہی سپہ سالار مقرر فرماتے۔

(تاریخ طبری)

آپ رضی اللہ عنہ نے فوجیوں کے وظائف مقرر فرمائے گھریلو اخراجات کا الگ سے انتظام فرمایا ساتھ ہی دیگر ضروریات کا سامان بھی فراہم کیا جاتا تھا بلکہ تنخواہوں میں سالانہ اضافہ بھی ہوتا تھا۔ اضافی صلاحیتوں پر خصوصی انعام سے نوازا جاتا۔

(ایضا)

عہد فاروقی کی فتوحات

اولا اسلامی لشکر کے چند اصول ملاحظہ ہوں

1. اسلامی لشکر کے سربراہ کا تعین فقط امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہی فرمایا کرتے تھے، جبکہ مختلف علاقائی محاذ یا چھوٹے دستوں کے سپہ سالار کا تعین مرکزی کمانڈر کرتا تھا، البتہ اس میں صحابیت، تقوی و پرہیز گاری کے ساتھ جنگی صلاحیتوں کو بھی پیش نظر رکھا جاتا تھا۔

2. اسلامی لشکر اپنے امیر کی اطاعت کا پابند تھا جبکہ کمانڈر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پابند اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ قرآن و سنت کے سختی سے پابند تھے۔
3. صلح و جنگ میں صلح کو ترجیح تھی۔
4. ہر جنگ کی تفصیل فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچائی جاتی۔
5. معاہدے کی پاسداری اسلامی لشکر کے اولین اصولوں میں سے تھا۔
6. لشکر کے ہر سپاہی کو حقوق العباد کی خصوصی تاکید کی گئی تھی۔
7. مختلف جنگوں میں اسلامی لشکر کے دو نعرے ہوا کرتے تھے۔ نعرہ تکبیر و نعرہ رسالت۔
8. احکام شرعیہ پر پابندی کی سختی سے ہدایت تھی۔
9. جنگ کے بڑے معاملے میں امیر المؤمنین کی طرف رجوع کیا جاتا، چھوٹے معاملات کو موقع محل کے اعتبار سے خود حل کر لیا جاتا۔
10. شہر کو فتح کرنے کے بعد سپہ سالار ماہرین کا دستہ ترتیب دے کر شہر پر مقرر کرتا جو وہاں کے معاملات دیکھتا اور اسلامی تعلیمات بھی دیتا۔

(فتوح الشام، تاریخ طبری)

فتوحات کا اجمالی خاکہ

- سرزمین عراق
- سرزمین فارس
- سرزمین شام
- سرزمین فلسطین
- سرزمین مصر و لبیا

(ایضا)

فتوحات کی وسعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت اسلامی حکومت کا کل رقبہ تقریبا نو لاکھ ستائیس ہزار 927000 مربع میل تھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں مزید دو لاکھ پچہتر ہزار ایک سو چونسٹھ 275164 مربع میل کا اضافہ ہوا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کل مدت خلافت کم و بیش دس سال چھ ماہ آٹھ دن ہے۔ آپ کے عہد خلافت میں سلطنت اسلامیہ میں تیرہ لاکھ نو ہزار پانچ سو ایک 1309501 مربع میل کا اضافہ ہوا۔

(ایضا)

عہد فاروقی کی تعمیرات

- مسجد نبوی شریف کی توسیع
- غلاف کعبہ کی تبدیلی
- مساجد کی تعمیر
- سرایوں کی تعمیر
- مقام ابراہیم کی جگہ میں تبدیلی (آج تک تقریباً اسی مقام پر ہے)
- دار الامارہ کی تعمیر
- دیوان یعنی سرکاری کاغذات رکھنے کے کئے عمارت
- بیت المال کا قیام
- مسافروں کے لئے پانی کی سبیلیں
- قید خانوں کی تعمیر
- سڑکوں کی تعمیر یعنی سڑک کے احاطے میں جو بھی کانٹے دار جھاڑیاں وغیرہ آتیں انہیں صاف کر دیا جاتا، پتھروں کو ہٹا دیا جاتا اور گڑھوں کو بھر دیا جاتا
- مہمان خانوں کی تعمیر
- نہروں کی کھدائی
- دریائی راستوں پر پلوں کی تعمیر

(کتب شتی)